تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّہ

فتاوٰی رضویہ



جلد 29

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

1

مَن یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

جلد ۲۹

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز
۱۲۷۲ھ ——— ۱۳۴۰ھ
۱۸۵۶ء ——— ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن ، جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ، لاہور، پاکستان (۵۴۰۰۰)
فون ۷۶۲۵۷۷۲ ۷۶۵۷۳۱۴

1/1

نام کتاب ——— فتاوٰی رضویہ جلد ۲۹
تصنیف ——— اعلٰحضرت شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
فیضانِ کرامت ——— مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
سرپرستی ——— صاحبزادہ مولانا محمد عبدالمصطفٰی ہزاروی ناظمِ اعلٰی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور شیخوپورہ
اہتمام ——— صاحبزادہ مولانا قاری نصیر احمد ہزاروی ناظم شعبہ نشرو اشاعت
ترجمہ عربی و فارسی عبارات ——— حافظ محمد عبدالستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ
پیش لفظ ——— 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
تبویبِ جدید ——— 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
ترتیب فہرست ——— 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
تخریج و تصحیح ——— مولانا نذیر احمد سعیدی ، مولانا حافظ محمد شہزاد ہاشمی ، مولانا غلام حسن
کتابت ——— محمد شریف گِل، کڑیال کلاں (گوجرانوالا)
پیسٹنگ ——— مولانا محمد منشا تابش قصوری صدر مدرس و انچارج شعبہ فارسی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
صفحات ——— ۷۵۲
اشاعت ——— رجب المرجب ۱۴۲۶ھ / اگست ۲۰۰۵ء
ناشر ——— رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور
مطبع ———
قیمت ———

○

ملنے کے پتے

○ رضا فاؤنڈیشن ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور
۰۳۰۰/۹۴۱۵۳۰۰ ۷۶۶۵۷۷۲
○ مکتبہ اہل سنّت ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور
○ ضیاء القرآن پبلیکیشنز ، گنج بخش روڈ ، لاہور
○ شبیر برادرز ، ۴۰ بی اردو بازار ، لاہور

رماح[۲۳] القہار علی کفر الکفار[۱۳]

(قہّار کا نیزہ مارنا کافروں کے کفر پر)

(تمہید "خالص الاعتقاد")

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

الحمد للہ ھادی القلوب وافضل الصلٰوۃ والسلام علی النبی المطلع علی الغیوب المنزّہ من جمیع النقائص والعیوب وعلی اٰلہٖ و صحبہ المطھرین من الذنوب القاھرین علی کل شقی مفتر کذوب صلٰوۃ وسلاما یتجددان بکل طلوع وغروب۔

تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے جو دلوں کو ہدایت دینے والا ہے۔ اور افضل درود و سلام اس نبی کریم پر جو تمام غیبوں پر آگاہ اور تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے اور آپ کی آل پر اور صحابہ پر جو گناہوں سے محفوظ اور ہر بدبخت افترا پرداز (جھوٹے) پر غالب ہیں ایسا درود و سلام جو ہر طلوع و غروب کے ساتھ متجدد ہوتا رہتا ہے۔ (ت)

اللہ عزوجل جن قلوب کو ہدایت فرماتا ہے اُن کا قدم ثبات جادہ حق سے لغزش نہیں کرتا اگر ذریت شیطان اپنے وسوسے شوشے کچھ ڈالتی بھی ہے تو ہرگز اس پر اعتماد نہیں کرتے کہ ان کے

رب نے فرمایا ہے:

ان جاء فاسق بنبأ فتبینوا۔[1] اگر کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لائے تو فوراً تحقیق کرلو بے تحقیق اعتبار نہ کر بیٹھو۔

پھر جب امرِ حق اپنی جھلک انھیں دکھاتا ہے فوراً ان کا وہ حال ہوتا ہے جو ان کے رب نے فرمایا،

ان الذین اتقوا اذا مسھم طٰئف من الشیطٰن تذکروا فاذا ھم مبصرون۔[2] بیشک وہ جو ڈر والے ہیں جب انھیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہوجاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ (ت)

معاً ہوشیار ہوجاتے اور ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ابلیس لعین کی ذریت نے جو پردہ ڈالنا چاہا تھا دُھواں بن کر اُڑ جاتا اور آفتابِ حق اپنی نورانی کرنوں سے شعاعیں ڈالتا چمک آتا ہے۔ وہابیہ خذلھم اللہ تعالٰی نے جب اللہ واحد قہار اور اس کے حبیب سید ابرار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی توہین و تکذیب اُس حد تک پہنچائی کہ ابلیس لعین کی ہزار ہا سال کی کمائی پر فوق لے گئی ادھر اللہ تبارک و تعالٰی نے اپنے بندہ عالم اہلسنت مجدد دین وملت دام ظلھم الاقدس کو اُن خبثا کی سرکوبی پر مقرر فرمایا، الحمدللہ سرکوبی بھی وہ فرمائی جس سے عرب وعجم گونج اُٹھے، اکابر علمائے کرام حرمین شریفین نے ان شیاطین کے اقوال تکذیب و توہین پر اُن کو کافر مرتد زندیق ملحد لکھا اور صاف فرمادیا کہ من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر[3] جو ایسوں کے ان اقوال پر مطلع ہوکر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی انھیں طرح کافر ہے کہ اس نے اللہ عزوجل کی عزت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عظمت کو ہلکا جانا اُن کے بدگویوں کو کافر نہ مانا، الحمدللہ یہ مبارک فتوٰی مسمّٰی بہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین (۱۳۲۴ھ) ایسا بے نظیر مرتب ہوا جس نے وہابیت کے دلوں میں رعب، قلعوں میں زلزلے ڈال دیئے۔ پھر نفیس و بے مثال تمہید ایمان بآیات قرآن (۱۳۲۶ھ) اس محمدی خنجر پر اور الٰہی صیقل ہوئی جس نے خدا اور رسول کے دشنام دہندوں کے سب حیلے مٹا دیئے اور صاف صاف صرف قرآن عظیم کی آیتوں نے اُن پر حکم کفر لگا دیئے۔ کافروں کے پاس اس کے

---

[1] القرآن الکریم ۴۹/ ۶

[2] " ۷/ ۲۰۱

[3] حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مطبع اہلسنت وجماعت بریلی ص ۹۴

جواب کیا ہوتے اور بے توفیقِ الٰہی توبہ کیونکر کرتے ناچار مکروفریب، جھوٹ، کذب، تہمت، افترا، بہتان، گالیوں، ہذیانوں پر اُترے جو عاجزوں کی پچھلی تدبیر ہے خادمانِ سنت نے گالیوں سے اعراض اور اپنی ذات سے متعلق تہمتوں افتراؤں سے بھی اغماض ہی کیا، باقی دھوکے بازیوں کے جواب ظفر الدین الجید و کین کش پنجہ پیچ و بارش سنگی و پیکانِ جانگداز و ضروری نوٹس و نیا زمانہ و کشفِ راز وغیرہا رسائل و اعلانات سے دیتے رہے ان رسالوں اشتہاروں کے جواب سے کفر پارٹی نے پھر ایک کان گونگا ایک بہرا رکھا اصلاً کسی بات کا جواب نہ دیا اور اپنی ٹائیں ٹائیں سے باز بھی نہ آئی۔ جب دیکھا کہ یوں کام نہیں چلتا بالآخر مرتا کیا نہ کرتا پارٹی نے **دو تدبیریں** وہ بے مثال سوچیں کہ ابلیس لعین بھی عش عش کر گیا کان ٹیک دیے ان کے حسن پر غش کر گیا۔

تدبیر اوّل معارضہ بالمثل یعنی علمائے اسلام نے کفر پارٹی کے کفر پر حرمین طیبین کا فتویٰ شائع فرمایا تمام اسلامی دُنیا میں کفر پارٹی ملعونہ پر تھُو تھُو ہو رہی ہے، پارٹی کے رنگ فق ہوئے، جگر شق ہوئے، دَم اُلٹ گئے، کلیجے پھٹ گئے مگر قہر قہار کا کیا جواب۔ اچھا اس کا جواب نہیں ہو سکتا تو لاؤ جاہلوں کے پھسلانے احمقوں کے بہکانے کو انوکھے افترا کے پاپڑ بیلیں، معارضہ بالمثل کا جُل کھیلیں یعنی پارٹی نے تو **ضروریاتِ دین کا انکار** کیا ہے اللہ عزوجل کو جھوٹا کہا ہے، ختمِ نبوت کا بکھیڑا اکھیڑا ہے، نئی نبوتوں کا راگ چھیڑا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم سے کہیں اپنے بزرگ ابلیس لعین کے علم کو بڑھایا ہے، کہیں پاگلوں چوپایوں کے علم کو علمِ اقدس کے مثل بنایا ہے، شیطان لعین کو خدا کی صفت میں شریک ٹھہرایا ہے، ان باتوں پر علمائے اسلام سے کفر و ارتداد کا حکم پایا ہے، دیکھو کسی نزعی اختلافی مسئلے میں عرب کے کسی مفتی کو ان علمائے کرام سے خلاف ہو تو اس کے متعلق کچھ لکھوائیں اور اس میں گھناؤنی تہمتیں گندے افترا اپنی طرف سے ملائیں، اور بایں ہمہ حکم من مانتا نہ ملے تو حکم بھی جی سے نکال لیں افترا کی مشین تو گھر میں چل رہی ہے خانگی سانچے میں ڈھال لیں۔ بس نام کو کہیں بُوئے خلاف ملنی چاہیے، پھر کیا ہے ابلیس دے اور ذریت لے، سوچتے سوچتے ایک مسئلہ علم خمس کا ملا جس میں مدینہ طیبہ کے شافعی المذہب مفتی برزنجی صاحب کو شبہہ تھا اور ایک انھیں کو کیا یہ مسئلہ پہلے سے علمائے امت میں مختلف رہا ہے اکثر ظاہرین جانبِ انکار رہے اور اولیائے عظام اور ان کے غلام علمائے کرام جانب اثبات و اقرار رہے۔ ایسے مسئلے میں کسی طرف تکفیر چہ معنے، تضلیل کیسی، تفسیق بھی نہیں ہو سکتی۔ **مسلمانو!** مسائل تین قسم کے ہوتے ہیں:

ایک ضروریاتِ دین ان کا منکر بلکہ اُن میں ادنیٰ شک کرنے والا بالیقین کافر ہوتا ہے ایسا کہ

جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

دوم ضروریات عقائدِ اہلسنت، ان کا منکر بدمذہب گمراہ ہوتا ہے۔

سوم وہ مسائل کہ علمائے اہلسنت میں مختلف فیہ ہوں اُن میں کسی طرف تکفیر و تضلیل ممکن نہیں۔

یہ دوسری بات ہے کہ کوئی شخص اپنے خیال میں کسی قول کو راجح جانے خواہ تحقیقاً یعنی دلیل سے اُسے وہی مرجح نظر آیا خواہ تقلیداً کہ اُسے اپنے نزدیک اکثر علماء یا اپنے معتمد علیہم کا قول پایا۔ کبھی ایک ہی مسئلہ کی صورتوں میں یہ تینوں قسمیں موجود ہو جاتی ہیں۔ مثلاً اللہ عزوجل کے لئے ید و عین کا مسئلہ۔ قال اللہ تعالیٰ، ید اللہ فوق ایدیھم[1] (اللہ تعالٰی نے فرمایا، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ ت) وقال تعالیٰ، ولتصنع علیٰ عینی[2] (اور اللہ تعالٰی نے فرمایا، اور اس لئے کہ تو میری نگاہ کے سامنے تیار ہو۔ ت) ید ہاتھ کو کہتے ہیں، عین آنکھ کو۔ اب جو یہ کہے کہ جیسے ہمارے ہاتھ آنکھ ہیں ایسے ہی جسم کے ٹکڑے اللہ عزوجل کے لئے ہیں وہ قطعاً کافر ہے اللہ عزوجل کا ایسے ید و عین سے پاک ہونا ضروریاتِ دین سے ہے۔ اور جو کہے کہ اس کے ید و عین بھی ہیں تو جسم ہی مگر نہ مثل اجسام، بلکہ مشابہت اجسام سے پاک و منزہ ہیں وہ گمراہ بددین کہ اللہ عزوجل کا جسم و جسمانیات سے مطلقاً پاک و منزہ ہونا ضروریات عقائد اہلسنت وجماعت سے ہے، اور جو کہے کہ اللہ عزوجل کے لئے ید و عین ہیں کہ مطلقاً جسمیت سے بری و مبرا ہیں وہ اس کی صفاتِ قدیمہ ہیں جن کی حقیقت ہم نہیں جانتے نہ اُن میں تاویل کریں وہ قطعاً مسلم سُنّی صحیح العقیدہ ہے اگرچہ یہ عدم تاویل کا مسئلہ اہلسنت کا خلافیہ ہے متاخرین نے تاویل اختیار کی پھر اس سے نہ یہ گمراہ ہوئے نہ وہ کہ اجراعلی المظاہر بمعنی مذکور کرتے ہیں جس کا حاصل صرف اتنا کہ اٰمنا بہ کل من عند ربنا[3] (ہم اس پر ایمان لائے، سب ہمارے رب کے پاس سے ہے۔ ت) بعینہٖ یہی حالت مسئلہ علم غیب کی ہے، اس میں بھی تینوں قسم کے مسائل موجود ہیں،

(۱) اللہ عزوجل ہی عالم بالذات ہے بے اُس کے بتائے ایک حرف کوئی نہیں جان سکتا۔

(۲) رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اللہ عزوجل نے اپنے بعض غیوب کا علم دیا۔

(۳) رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم اوروں سے زائد ہے ابلیس کا علم معاذ اللہ

---

[1] القرآن الکریم ۴۸/۱۰
[2] القرآن الکریم ۲۰/۳۹
[3] القرآن الکریم ۳/۷

علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔

(۴) جو علم اللہ عزوجل کی صفت خاصہ ہے جس میں اس کے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شریک کرنا بھی شرک ہو وہ ہرگز ابلیس کے لئے نہیں ہوسکتا جو ایسا مانے قطعاً مشرک کافر ملعون بندۂ ابلیس ہے۔

(۵) زید و عمرو ہر بچے پاگل، چوپائے کو علم غیب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مماثل کہنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح توہین اور کھلا کفر ہے، یہ سب مسائل ضروریات دین سے ہیں اور ان کا منکر ان میں ادنیٰ شک لانے والا قطعاً کافر۔

یہ قسم اول ہوئی۔

(۶) اولیائے کرام نفعنا اللہ تعالیٰ ببرکاتہم فی الدارین کو بھی کچھ علوم غیب ملتے ہیں مگر بوساطت رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ معتزلہ خذلہم اللہ تعالیٰ کہ صرف رسولوں کیلئے اطلاع غیب مانتے اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا علوم غیب کا اصلاً حصہ نہیں مانتے گمراہ و مبتدع ہیں۔

(۷) اللہ عزوجل نے اپنے محبوبوں خصوصاً سید المحبوبین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کو غیوب خمسہ سے بہت جزئیات کا علم بخشا جو یہ کہے کہ خمس میں سے کسی فرد کا علم کسی کو نہ دیا گیا ہزارہا احادیث متواترۃ المعنیٰ کا منکر اور بدمذہب خاسر ہے۔ یہ قسم دوم ہوئی۔

(۸) رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تعیین وقت قیامت کا بھی علم ملا۔

(۹) حضور کو بلا استثناء جمیع جزئیات خمس کا علم ہے۔

(۱۰) جملہ مکنونات قلم و مکتوبات لوح بالجملہ روز اول سے روز آخر تک تمام ماکان ومایکون مندرجہ لوح محفوظ اور اس سے بہت زائد کا علم ہے جس میں ماورائے قیامت تو جملہ افراد خمس داخل اور دربارہ قیامت اگر ثابت ہو کہ اس کی تعیین وقت بھی درج لوح ہے تو اسے بھی شامل ورنہ دونوں احتمال حاصل۔

(۱۱) حضور پرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حقیقت روح کا بھی علم ہے۔

(۱۲) جملہ متشابہات قرآنیہ کا بھی علم ہے۔ یہ پانچوں مسائل قسم سوم سے ہیں کہ ان میں خود علماء و ائمہ اہل سنت مختلف رہے ہیں جس کا بیان بعونہٖ تعالیٰ عنقریب واضح ہوگا ان میں مثبت و نافی کسی پر معاذ اللہ کفر کیا معنی ضلال یا فسق کا بھی حکم نہیں ہوسکتا جبکہ پہلے سات مسئلوں پر ایمان

رکھتا ہو اور ان پانچ کا انکار اُس مرضِ قلب کی بنا پر نہ ہو جو وہابیہ قاتلہم اللہ تعالٰی کے نجس دلوں کو ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے فضائل سے جلتے اور جہاں تک بنے تنقیص وکمی کی راہ چلتے ہیں فی قلوبھم مرض فزادھم اللّٰہ مرضا ولاھل السنۃ من اللّٰہ احسن رضا اٰمین! (ان کے دلوں میں بیماری ہے ان کی بیماری اور بڑھ گئی اور اہل سنت کیلئے اللہ تعالٰے کی طرف سے بہترین رضا ہو، آمین! ۔ت)

وہابیہ کی مکاریاں

اب وہابیہ کی مکاریاں دیکھئے،

اوّلاً جب انھیں معلوم ہُوا کہ سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ میں مفتی شافعیہ کو باتباع اہل ظاہر بعض مسائل قسم سوم میں خلاف ہے، خبثاء کا اپنا خلاف تو مسائل قسم اول میں تھا انکار ضروریاتِ دین و توہینِ حضور پرنور سیدالمرسلین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کرکے خود انھیں مفتی شافعیہ وجملہ مفتیانِ کرام ہر دو حرم محترم کے روشن فتووں سے کافر مرتد مستحقِ لعنتِ ابد ٹھہر چکے تھے جھٹ سب سے ہلکی قسم سوم میں خلاف لا ڈالا۔ دو فائدے سوچ کر ایک یہ کہ جب مسئلہ خود اہلسنت کا خلافیہ ہے تو ادھر بھی عبارات علماء مل جائیں گی ناواقفوں کے سامنے غل مچانے کی گنجائش تو ہوگی دوسرے سب سے بڑا جل یہ کہ مفتی صاحب سے کوئی تحریر ہاتھ آسکے گی جسے بزورِ زبان و زورِ بہتان حسام الحرمین کا معاوضہ ٹھہرا سکیں اور گلے پھاڑ کر چیخنا شروع کیا کہ علمِ غیب میں مناظرہ کرلو۔ ہیے کی پھوٹوں سے کہئے کہ مسائل قسم اول تو اصل الاصول مسائل علم غیب ہیں، خبیثو! تم اُن کے منکر ہوکر باجماع علمائے حرمین شریفین کافر ٹھہر چکے ہو، انھیں چھوڑ کر سب سے ہلکے مسائل قسم سوم کی طرف کہاں رمے جاتے ہو جو خود ہم اہلسنت کے خلافیہ ہیں، پہلے مسلمان تو ہو لو پھر کسی فرعی مسئلہ کو چھیڑو، اسکی نظیر یہی ہوسکتی ہے کہ کوئی ملعون معاذاللہ اللہ عزوجل کے لئے ہمارے ہی سے ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، گوشت پوست، استخواں سے مرکب مانے۔ اور جب اہلِ اسلام اس کی تکفیر کریں تو ید و عین میں مسئلہ خلافیہ تاویل وتفویض میں بحث کی آڑ لے، اس سے یہی کہا جائے گا کہ ابلیس کے مسخرے تو تو صراحۃً اُس قدوس متعالی عزجلالہ کو اپنا سا جسم مان کر کافر ہوچکا ہے تجھ سے اور اس مسئلہ خلافیہ اہلسنت سے کیا علاقہ۔ دجّال کے گدھے پہلے آدمی تو بن مسلمان تو ہو۔ پھر تفویض وتاویل پوچھیو۔ مسلمانو! ان خبثاء کے علمِ غیب رٹنے کا یہ حاصل ہے قعصالھم واصل

27 اعمالھم (ان پر تباہی پڑے اور اللہ ان کے اعمال برباد کرے۔ ت)۔
ثانیاً پیش خویش یہ منصوبے گانٹھ کر ایک مقہور مخصوم آثم ماثوم زنگی کافور موسوم کو (کہ مکہ معظمہ میں بعون اللہ تعالٰی خائب و خاسر و ذلیل و مخصوم ہو چکا تھا یہاں تک کہ علمائے کرام حرم شریف نے اُس کا نام ہی بدل کر مخصوم رکھ دیا تھا) متعین کیا کہ مکہ معظمہ میں تو چھل پیچ نہ چلا مجدد دین وملت کے انوار علم نے حرم شریف کے کُوچے کوچے کو جگمگا دیا ہے یہاں کے علمائے کرام بعون الملک العلام فریب میں نہ آئیں گے سرکار اعظم مدینہ طیبہ میں ہنوز الدولة المکیة بالمادة الغیبیة (۱۳۲۳ھ) کا آفتاب طالع نہیں ہوا اور مفتی شافعیہ کو خمس میں اشتباہ ہے ہی وہاں جُل کھیلیں۔ مخصوم ماثوم نے ذی ہوش سمجھا کہ اس قدر سے اپنے جگری چھیتوں کفر وارتداد کی مصیبت بیتوں کے اندرونی گہرے زخم جانکاہ کا کیا مرہم ہوگا کہ مسئلہ خود اہلسنت کا خلافیہ ہے بڑھ سے بڑھ اتنا ہوگا کہ مفتی صاحب اپنا قول مختار لکھ دیں اور دوسرے قول کو خلافِ تحقیق بتائیں، یہ تو ائمہ و علماء میں صحابہ کرام کے وقت سے آج تک برابر ہوتا آیا ہے اور ہوتا رہے گا اس سے کیا کام چلے گا، لہٰذا اس میں یہ نمک مرچ ملائے گئے کہ اعلٰحضرت مجدد دین وملت نے اپنے رسالہ میں علم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سوا علوم ذات وصفاتِ الٰہی کے جملہ معلوماتِ الٰہیہ غیر متناہیہ بالفعل کو بتفصیل تام محیط ٹھہرایا اور اس احاطہ میں علم الٰہی و علم نبوی میں صرف قِدم و حدوث کا فرق بتایا ہے **مفتریوں پر کمال قہرِ الٰہی** کا ثمرہ یہ کریہہ من گھڑت باتیں رسالہ اعلٰحضرت کی طرف نسبت کیں جس میں صراحۃً ان اباطیل کا روشن رَد ہے جس کا ذکر بعونہٖ تعالٰی عنقریب آتا ہے رسالے میں اگر ان باتوں کی نسبت ہاں نہ، کچھ نہ ہوتا تو اُن کا اس کی طرف منسوب کرنا سخت خبیث افتراء تھا نہ کہ رسالے میں بتصریح تام روشن و واضح طور پر جن باتوں کا رَد ہوا انھیں کو اسکی طرف نسبت کر دیا جائے اس کی نظیر یہی ہوسکتی ہے کہ کوئی ملعون کہے قرآن عظیم میں عیسٰی مسیح کو خدا لکھا ہے ان اللّٰہ ھو المسیح ابن مریم۔[1] (بے شک اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔ ت) اس سے یہی کہا جائے گا کہ او ملعون مجنون ابلیس کے مفتون سوجھ کہ قرآن عظیم میں ایسا فرمایا ہے یا اس کا رَد ارشاد ہوا ہے کہ،

عہ ماثوم مجرم سزا یافتہ کہ خدائے کیفر کردارش بکنارش نہاد ۱۲۔

---

[1] القرآن الکریم ۵/ ۱۷

27
27

لقد کفر الذین قالوا ان اللّٰہ ھو المسیح ابن مریم قل فمن یملک من اللّٰہ شیئا ان اراد ان یھلک المسیح ابن مریم و امہ و من فی الارض جمیعا[1]

بیشک کافر ہیں وہ جو مسیح ابن مریم کو خدا کہتے ہیں تم فرمادو کہ کسی کو اللّٰہ پر کچھ اختیار ہے اگر وہ مسیح ابن مریم اور اُن کی ماں اور تمام اہلِ زمین کو فنا کردینا چاہے۔

اعلیحضرت نے یہ مبارک رسالہ مکۂ معظمہ میں تصنیف فرمایا اکابر علمائے مکہ نے خواہشیں کرکے اسکی نقلیں لیں اس رسالہ کی قسم اول جناب مفتی برزنجی صاحب نے پڑھوا کر سُنی حاش للّٰہ ہزار ہزار بار حاش للّٰہ زنہار معقول و مقبول نہیں کہ معاذ اللّٰہ خود حضرت ممدوح ایسے اخبث انجس افترائے ملعون تراشیں یا اُن کا تراشنا روا رکھیں بلکہ ضرور ضرور ان دل کے اندھوں نے اس مقدس مفتی کی ظاہری نابینائی سے فائدہ اٹھایا اور کوئی نہ کوئی کارروائی دھوکے فریب یا تحریف تصحیف کی عمل میں لائی گئی۔ انما یفتری الکذب الذین لایؤمنون[2] (افترا وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔ ت) اپنے پرانوں المرجفون فی المدینۃ[3] (مدینہ میں جھوٹ اڑانے والوں۔ ت) کا ترکہ پایا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[4] (اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ ت)۔

ثالثاً خبثائے کھایا بھی اور کال بھی نہ کٹا۔ مفتی صاحب نے ان افترائی اقوال پر بھی اتنا ہی حکم دیا کہ غلط او ر تفسیر قرآن پر بے دلیل جرأت ہے اشقیاء کے طائفہ بھر کی چھاتیاں پھٹ گئیں کہ ہائے ہائے رسول کے شہر میں خدا کا قہر سر پر اوڑھا اور کچھ کام نہ چلا۔ اب رامپور، بریلی، دیوبند، تھانہ بھون، انبیٹھہ، گنگوہ، دہلی، پنجاب وغیرہا کے سب پنج عیب جرچا کر کمیٹیاں ہوئیں اور رائے پاس ہوئی کہ ابلیسی مسخرو! تم اور عنم کرو۔ ارے افترا کی مشین تو تمہارے گھر چل رہی ہے، مجددِ ملت پر افترا جوڑے تھے حضرت مفتی صاحب پر جوڑتے ہوئے کیوں مرے جاتے ہو بنابر آں پہلے افترا میں وہ جو علوم ذات و صفاتِ الٰہی کا استثناء رکھا تھا اب اپنے ہی چھپے ہوئے رسالے غایۃ المامول سے اُسے بھی اڑا دیا جناب منور علی رامپوری اینڈ کو جو اس رسالہ غایۃ المامول کے لانے والے چھاپنے والے ہیں مسلمان سب سے پہلے انھیں کی دن دہاڑے چوری اور سرزوری ملاحظہ فرمائیں۔ رسالے کے صفحہ ۲ پر مفتی صاحب

---

[1] القرآن الکریم ۵/ ۱۷
[2] ؍؍ ۱۶/ ۱۰۵
[3] ؍؍ ۳۳/ ۶۰
[4] ؍؍ ۲۶/ ۲۲۷

کی طرف منسوب عبارت تو یہ چھاپی،

ذھب فیہا ای صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علمہ محیط بکل شیئ حتی المغیبات الخمس وانہ لایستثنی من ذٰلک الا العلم المتعلق بذات اللہ تعالٰی وصفاتہ۔

اس کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم ہر شے کو محیط ہے حتی کہ مغیباتِ خمسہ کو بھی۔ اور وہ اللہ تعالٰی کی ذات وصفات سے متعلق علم کے سوا کسی علم کو اس سے مستثنٰی نہیں کرتا۔(ت)

جس میں علم متعلق بذاتِ الٰہی وصفاتِ الٰہی کا صریح استثناء موجود ہے اور اس عبارت کے منگھڑت خلاصہ کا ترجمہ آخر کتاب میں یُوں چھاپا کہ "رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم بھی ایسا ہی محیط ہے جیسے اللہ تعالٰی کا اور آپ کے علم اور اللہ تعالٰی کے علم میں کوئی فرق نہیں سوائے حدوث وقدم کے۔" ملاحظہ ہو کہ وُہ علم ذات وصفات کا استثناء یک لخت اڑگیا۔ اور بلا استثناء جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو علم نبوی محیط ماننے کا بہتان جڑ گیا۔ بیحیا بددین لوگ اکثر افترا کا ٹھٹھا کرتے ہیں اس کا کچھ گلہ نہیں مگر

ع چہ دلاور است دُزدے کہ بکف چراغ دارد

(چور کتنا دلیر ہے کہ ہاتھ میں چراغ رکھتا ہے۔ت)

کا سماں اور ہی مزہ رکھتا ہے۔ جس کتاب میں تحریف کریں اسی کے ساتھ اسی کی پُشت پر چھاپ دیں اور پھر سرِ بازار مسلمانوں کو آنکھیں دکھائیں۔ تف تف تف سے کیا ہوتا ہے جب خدا کی لعنت ہی کا خوف نہیں پھرا۔ پھر اس چالبازی کی کیا شکایت کہ مفتی صاحب کی طرف عبارت تو یہ منسوب کی العالی علی رسالۃ ذھب فیہا، جس کا صاف مفاد یہ کہ یہ مضمون اس رسالہ کا ہے حالانکہ رسالہ میں اس کا صاف رَد لکھا ہے، اور باطنی طائفہ نجدیت کے امام معصوم سفلی آسمان کذب وافترا کے بدر منور اس کا ترجمہ یوں گانٹھتے ہیں: "اپنے دوسرے رسالہ علم غیب کی مجھ کو خبر دی اور اس کا یہ مدعا بیان کیا" یعنی یہ مدعا زبانی بیان میں تھا نہ کہ رسالہ میں تاکہ کوئی رسالہ کا پتا نہ دے کہ جھوٹ بکنے والا اوٹ دے کہ مفتری رسالہ میں یہ قول لکھا ہے یا اس کا رَد کیا ہے۔ پھر اس ننھی سی کتربیونت کا کیا گلہ کہ مفتی صاحب کی طرف عبارت تو یہ منسوب کی فلو ال جھدا فی بیان ان الاٰیۃ المذکورۃ لاتدل علٰی مدعاہ دلالۃ قطعیۃ

عہ اسمٰعیل دہلوی کی صراط مستقیم میں

جس کا صاف ترجمہ یہ ہے کہ میں نے اپنی چلتی اس بیان میں کمی نہ کی کہ آیت اُن کے دعویٰ پر ایسی دلالت نہیں کرتی جو یقینی قطعی ہو۔ اب قصرِ وہابیت کے حور محل کا چلتا ترجمہ سُنئے۔ "آیت مذکورہ تمہارے دعویٰ کی دلیل نہیں ہوسکتی۔ کہاں نفی تیقن کہ یقینی طور پر اثبات نہیں اور کہاں استحالہ کی دلیل ہو ہی نہیں سکتی۔" دو سطر کے ترجمہ میں یہ ڈھٹائیاں اور رواں گھاتیاں یہ دلربائیاں اور پھر دین و دیانت کا دعویٰ برقرار، ع

چوں وضوئے محکم بی بی تمیز (بی بی تمیز کے محکم مضبوط وضو کی طرح۔ ت)

پھر یہ شرمیلی بجا نولی تو خاص انعام دینے کے قابل کہ اسی صفحہ ۲ عبارت مفتی صاحب میں قادیانی، پھر طائفہ امیریہ امیر حسن سہسوانی، پھر طائفہ نذیریہ نذیر حسین دہلوی، پھر طائفہ قاسمیہ قاسم نانوتوی، پھر رشید احمد گنگوہی، پھر اشرف علی تھانوی یہ سارے کے سارے نام بنام مذکور تھے اور ان سب پر جبکہ وہ اقوال ان کے ہوں احکام کفر و ضلال مسطور تھے، تن وہابیت کی منور جان جو سرمائی نظروں سے اس کے ترجمہ پر آئیں تو یوں جھلک دے کر اوپ ہو جائیں کہ ہندوستان میں کچھ لوگ گمراہ اور اہل کفر ہیں جو ایسا ایسا کہتے ہیں منجملہ ان کے غلام احمد قادیانی وغیرہ وغیرہ۔ ملاحظہ ہو اپنے پانچوں کو کیا وغیرہ وغیرہ کے پردے میں بٹھایا، وغیرہ کی خاک ڈال کر بلی کی طرح چھپایا ہے غرض ؎

عیار ہو مکار ہو جو آج ہو تم ہو
بندے ہو مگر خوف خدا نہیں رکھتے

ارے بیباک! کیا کہنا ہے تیری اس وغیرہ کا
یہی پردہ ہے سارے ایرے غیرے نتھو خیرا کا

بریلی کے وہابیہ بھی انھیں حضرت کی چال پر پھول کر اپنی بتیاں والی تحریر سر بازار تشہیر کرا بیٹھے۔ مسلمانوں نے پانسو روپے انعام کا اشتہار دیا اگر ایک ہفتہ میں اپنے افتراؤں کا ثبوت دے دیں۔ میعاد گزری اور اس سے دو چند زمانہ گزرا، اور پھر سہ چند تک نوبت پہنچی مگر کسی مفتری کذاب کے لب نہ کھلے فبھت الذی کفر، واللہ لا یھدی القوم الظّٰلمین[1] تو ہوش اڑ گئے کافر کے، اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو۔ ت)۔ بیسیوں روز بعد بعض بے حیا پردہ نشینوں نے کسی اپنے سعید کی فرضی آڑ سے دیوبندی کیٹیوں کا نتیجہ چھاپا۔ پہلے وہ اندھیرے تھے تو اس میں افترا بر افترا، افترا بر افترا کے ڈھیر تھے اور واقعی کوئی

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۵۸

ملعون طائفہ اپنے لعنتی افتراؤں کا ثبوت کہاں سے لائے سوا اس کے کہ لعنتوں پر لعنت، غضبوں پر غضب اوڑھے۔ اس پر مسلمانوں نے العذاب البئیس علی انجس حلائل ابلیس ان پر نازل کیا اور تین ہزار روپے کا اعلان دیا اور ان کی مہلت تین ہفتے کردی اور برہم شہادت ان کے الفاظ کی ڈگری در بھنگی وغیرہ سب کے ظاہر پیر تھانوی صاحب کے سر دھر دی، اگرچہ برسوں کا تجربہ شاہد ہے کہ وہ نین توڑے دیکھ کر بھی لب نہ کھولیں گے، اُن کی مُہرِ دہن جب ٹوٹے کہ کچھ گنجائش سوجھے' خیر ایک تدبیر تو کفر پارٹی کی یہ تھی۔ دوسری تدبیر لعنت تحیرا شد ملعونی کی بولتی تصویر فلک شیطنت کی بدر منیر ابلیس لعین کی بڑی ہمشیر اللہ و رسول پر حملے کے لئے کفر پارٹی کی ننگی شمشیر' یعنی رسالہ ملعون وشقی ظلماً مسمّٰے سیف النقی۔ اس خبیثہ ملعونہ رسالہ نے وہ طرز اختیار کی کہ وہابیہ خذلھم اللہ تعالٰی پر سے ۳۵ برس کا قرضہ ایک دم میں اُتروا دے۔ آستانۂ علویہ رضویہ سے پینتیس [۳۵] سال کامل ہوئے کہ وہابیہ کا رَد اشاعت پا رہا ہے اور آج تک بفضلہٖ وہاب جل وعلا لاجواب رہا ہے۔ کسی گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھی، تھانوی، دیوبندی، دہلوی، امرتسری کو تاب نہ ہُوئی کہ ایک حرف کا جواب لکھیں اور جب مطالبہ جواب کتب کا نام آیا ہے، متکلمین طائفہ نے جو مناظرہ رٹ رہے ہیں وہ وہ چک پھیریاں لیں' وہ وہ اڑان گھاٹیاں دکھائیں جن کا بیان رسالہ الاستمتاع بذوات القناع سے ظاہر شریفہ ظریفہ رشیدہ رسیدہ نے اپنے اقبال وسیع سے ان کے ادبار پر وضیق کو ایسی فراخی حوصلہ کی لے سکھائی ہے کہ چاہیں تو ایک ایک منٹ میں اپنے خصموں کی ایک ایک کتاب کا جواب لکھ دیں، اور وہ بھی بے مثل و لاجواب لکھ دیں یعنی خصم کا جو قول چاہیں نقل کریں اور اس کے مخالف جتنی عبارات چاہیں خصم کے آباء واجداد ومشائخ کی طرف سے گھڑ لیں اور ان کی تصانیف کے نام بھی تراش لیں، ان کے مطبع بھی اپنے افترائی سانچے میں ڈھال لیں اور سر بازار بکمال حیا آنکھیں دکھانے کو ہو جائیں کہ تم تو کہتے ہو اور تمہارے والد ماجد اس کے خلاف فلاں کتاب میں یوں فرماتے ہیں، تمہارے جدِ امجد کا فلاں کتاب میں یہ ارشاد ہے، فلاں مشائخ کرام فلاں فلاں کتاب میں یُوں فرما گئے ہیں، ان کتابوں کے یہ یہ نام ہیں، فلاں فلاں مطبع میں چھپی، ان کے فلاں فلاں صفحہ پر یہ عبارات ہیں، کہئے اس سے بڑھ کر پکا اور کامل ثبوت اور کیا ہوگا، اور بعنایتِ الٰہی حقیقت دیکھئے تو ان کتابوں کا اصلاً کہیں رُوئے زمین پر نام و نشان نہیں، نِری من گھڑت خیالی تراشیدہ خوابہائے پریشان جن کی تعبیر فقط اتنی کہ لعنۃ اللہ علی

عہ یہی واقع ہُوا دس برس سے زیادہ گزرے تھانوی صاحب خاموش باختہ ہوش۔

الکٰذبین[1] (جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ۔ ت) مثلاً،

(۱) صفحہ ۳ پر ایک کتاب بنام تحفۃ المقلدین اعلیحضرت کے والد ماجد اقدس حضرت مولانا مولوی محمد نقی علی خاں قدس سرہ العزیز کے نام سے گھڑی اور بکمال بیحیائی کہہ دیا کہ مطبوعہ صبح صادق سیتاپور صفحہ ۱۵۔

(۲) صفحہ ۱۱ پر ایک کتاب بنام ہدایۃ الاسلام اعلیحضرت کے جدِ امجد حضور پُرنور سیدنا مولوی محمد رضا علی خاں صاحب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نام سے تراشی اور بکمال ملعونی کہہ دیا کہ مطبوعہ صبح صادق سیتاپور صفحہ ۳۰۔

(۳) صفحہ ۱۱ اور صفحہ ۲۰ پر ہدایۃ البریہ مطبوعہ صبح صادق کے علاوہ ایک ہدایۃ البریہ مطبوعہ لاہور اعلیحضرت کے والد روح اللہ روحہ کے نام سے گھڑی اور اپنی تراشیدہ عبارتیں اس کی طرف منسوب کردیں کہ صفحہ ۱۳ میں فرماتے ہیں، صفحہ ۴۱ میں فرماتے ہیں اور سب محض بناوٹ۔

(۴) صفحہ ۱۱ پر ایک کتاب بنام خزینۃ الاولیا حضور اقدس انور حضرت سیدنا شاہ حمزہ مارہروی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نام اقدس سے گھڑی اور بکمال شقاوت کہہ دیا کہ مطبوعہ کانپور صفحہ ۱۵۔

(۵) صفحہ ۲۰ پر ایک کتاب بنام تحفۃ المقلدین اعلیحضرت کے جدِ امجد نور اللہ تعالٰی مرقدہ کے نام سے گھڑی اور بکمال شیطنت کہہ دیا مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۲۔

(۶) صفحہ ۲۱ پر حضرت اقدس حضور سیدنا شاہ حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ملفوظات دل سے گھڑے اور بکمال اہلبیت کہہ دیا کہ مطبوعہ مصطفائی صفحہ ۱۱، اور خبیثہ شقیہ نے جو عبارت جی سے گھڑی، وُہ ہوتی تو مکتوب ہوتی نہ کہ ملفوظ اور اس کے اخیر میں دستخط بھی گھڑلئے کتبہ شاہ حمزہ مارہروی عفی عنہ اللہ کی مُہر کا اثر کہ اندھی خبیثہ کو ملفوظ و مکتوب کا فرق تک معلوم نہیں اور دل سے گھڑنت کو اندھی۔ ع

عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے

(۷) ع قدم فسق بیشتر بہتر

خبیثہ ملعونہ نے صفحہ ۱۴ پر ایک کتاب بنام مرأۃ الحقیقۃ حضور انور و اکرم غوثِ دوعالم

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۶۱

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اسم مہر وانور سے گھڑی اور بکمال بے ایمانی کہہ دیا کہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸۔

(۸) صفحہ ۲۰ پر اعلٰحضرت کے والد ماجد عطر اللہ مرقدہٗ کی مہر مبارک بھی دل سے گھڑلی، اور اس کی یہ صورت بنائی:

نقی علی حنفی سُنّی ۱۳۰۱ھ

حالانکہ حضرت والا کی مہرِ اقدس یہ تھی جو بکثرت کتب پر طبع ہوتی ہے:

۱۲۶۹
مولوی رضا علی خاں
محمد نقی علی خاں ولدہ

(۹) حضرت اعلٰی قدس سرہٗ کی وفات شریف ۱۲۹۷ھ میں واقع ہوئی خبیثہ نے مہر کا سن ۱۳۰۱ لکھا یعنی وصال شریف کے چار برس بعد مہر کندہ ہوئی۔ سچ ہے جب لعنت الٰہی کا استحقاق آتا ہے۔ آنکھ، کان، دل سب پٹ ہوجاتے ہیں۔

(۱۰) تقویت الایمان پر سے اعتراضات بزورِ زبان اٹھانے کو صفحہ ۲ پر ایک تقویت الایمان مطبوعہ مصطفائی گڑھی اور اس سے وہ عبارتیں نقل کردیں جس کا دُنیا بھر کی کسی تقویت الایمان میں نشان نہیں۔

جب حالت یہ ہے تو اپنی طرف کی فرضی خیالی تصانیف گھڑ دینے کی کیا شکایت۔ محمد نقی اجمیری جو کوئی شخص اس کا مصنف ٹھہرایا ہے، غالبًا یہ بھی خیالی گھڑا یا کم ازکم اسم فرضی ہے۔ ایک بزرگوار نے پہلے ایک اسی رنگ کا رسالہ حمایتِ اعلٰحضرت میں لکھ کر یہاں چھاپنے کو بھیجا تھا جس میں مخالفان حضرت والا کے کلام ایسے ہی فرضی نقل کئے تھے۔ الحمدُ للہ اہل سنّت ایسی ملعون باتیں کب پسند کریں، یہاں سے دھتکار دیا تو مخالف ہوکر دامن وہابیوں کا پکڑا اور ان کو یہ رسالہ سیف النقی بھیجا۔ جھُوٹے معبود کے پجاری تو ایسوں کے بھُوکے ہی تھے باسم المعبود الکذاب اللئیم کہہ کر قبول کرلیا اور اعلان چھاپا کہ بندہ کی معرفت یہ رسالہ اشرف علی وغیرہ بزرگان کی جملہ تصانیف مل سکتی ہیں۔ راقم اصغر حسین مدرسہ دیوبند۔

مسلمان اپنی ہی عادت پر قیاس کرتا ہے، گمان تھا کہ وہ حضرات بیحیا سے بے حیا ہوں،

پھر بھی ایسی ہی سخت سے سخت ناپاک ترخبیث گندی گھناؤنی ابلیسی ملعون تحریر کا نام لیتے کچھ تو شرمائیں گے جس کی کمال بیحیائیوں ڈھٹائیوں کی نظیر جہان بھر میں کہیں نہ پائیں گے۔ مگر واضح ہوا کہ وہاں بغضبِ الٰہی ایک حمام میں سب ننگے ہیں، مدرسہ دیوبند سے اس کی اشاعت تو دیکھ ہی چکے، اب دربھنگی صاحب کی حیا ملاحظہ ہو۔ ۱۴ ربیع الآخر شریف کو جناب تھانوی صاحب سے رجسٹری شدہ نوٹس میں استفسار فرمایا تھا کہ کیا آپ مناظرہ کو آمادہ ہوئے ہیں۔ کیا آپ نے دربھنگی صاحب کو اپنا وکیل مطلق کیا ہے۔ آج سوا مہینہ گزرا تھانوی صاحب کو تو حسبِ عادت جو سُونگھ جاتا تھا سونگھ گیا یا دماغ شریف سونٹھ کی ناس سے اُونگھتا ہی رہتا ہے اور بھی اونگھ گیا، مگر ۲۰ ربیع الآخر شریف کو دربھنگی جی اُچھلے اور اپنی ہی خصلتؔ نسبت کے موافق بہت کچھ کلمات ناپاک اور غلیظ اپنے دہن شریف سے اُگلے۔ اور ایک دو ورق اپنے نصیبوں کی طرح سیاہ فرمایا جس کا حاصل صرف اسی قدر کہ ہاں ہم تھانوی صاحب کے وکیل ہیں۔ کیا ہم نہیں کہتے کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں۔ ہم نے معززوں کے سامنے کہہ دیا ہے کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں۔ ہاں ہاں سُنہ لو، خدا کی قسم ہم تھانوی کے وکیل ہیں تھانوی جی سے کیوں پوچھو کہ تم نے وکیل کیا یا نہیں، ہم جو کہہ رہے ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں۔ اچھا تھانوی جی نہیں بولتے کہ ہم ان کے وکیل ہیں، تو ان کے نہ بولنے سے کیا یہ مِٹ جائے گا کہ ہم تھانوی کے بول ہیں، ہم خود تو بول رہے ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں تو گنگوہی کی آنکھوں کی قسم ہم تھانوی کے وکیل ہیں۔ مسلمانو! خدارا انصاف یہ صورتیں مناظرہ کرنے کی ہیں۔ اللہ و رسول (جل وعلا، وصلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم) کی جیسی عزت ان کی نگاہوں میں ہے طشت از بام ہے اسی پر تو عرب و عجم میں حل وحرم میں ان پر لعنتوں کا لام ہے۔ ہاں بعض دنیاوی عزتوں کا بھاری بوجھ پڑا کہ دفع الوقتی کو دربھنگی صاحب مغالطہ دہی کے لئے اپنے مُنہ آپ جناب تھانوی صاحب کے وکیل بن بیٹھے۔ اوّل روز سے تھانوی صاحب پر تمام رسائل و اعلانات میں یہی تقاضا سوار تھا کہ خود مناظرہ میں آتے ہول کھاتے ہو، کھاؤ، اپنے مہر و دستخط سے کسی کو وکیل بناؤ، بارے اب خدا خدا کرکے وکالت کی بھنک سُنی تو اس کی تحقیقات حرام ہے۔ خود ساختہ وکیل صاحب کا جبروتی حکم ہے کہ جناب تھانوی صاحب کی مُہر کیسی' دستخط کہاں کے۔ ان سے پُوچھنا ہی بے ضابطہ ہے۔ ہم خود ہی جو کہہ رہے ہیں کہ ہم تھانوی کے وکیل ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہے۔ تھانوی کو رجسٹری شدہ نوٹس پہنچا جس میں وکیل کرنے نہ کرنے کو ان سے پوچھا وہ نہ بولے، لاکھ نہ بولیں، ان کے نہ بولنے سے کیا ہوا، بس اتنا ہی' نہ کہ یہ سمجھا گیا کہ انھوں نے ہم دربھنگی صاحب کو وکیل ہرگز نہ کیا۔ پھر اس سے کیا ہوتا ہے ہم خود جو فرما رہے ہیں کہ ہاں ہم کو تھانوی جی نے وکیل کیا ہے۔ اس ہماری

ہاں کے آگے تھانوی جی کے نائے نوئے یاہائے ہوئے یا ٹال مٹول یا اول فول یا قول فعل کسی حرکت کا اصلاً اعتبار ہی کیا ہے، آپ نے نہیں سُنا کہ ؏

گھر سے آیا ہے معتبر نائی

مسلمانو! نہ فقط مسلمانوں' جہان بھر کے ذرا سی بھی عقل وتمیز رکھنے والو! کبھی اس مزہ کی وکالت کہیں سُنی ہے، گویا اس پیرانہ سالی میں دیوبندیوں نے گھیر گھار کر دوگزا ٹیا کیا سر پر لپیٹ دی۔ گورنمنٹ گنگوہیت نے دربھنگی صاحب کے بیرسٹری کا بلا لگا دیا کہ موکل کے انکار اقرار کی کچھ حاجت نہیں فقط ان کا فرمانا کافی ہے، یا وہ تمام دیوبندیوں خواہ خواص تھانوی صاحب کے گھر کی عام مختاری کا ڈپلومہ اُن کے پرو دینا تھا جس کے بعد تو وکیل کی نسبت دریافت کرنا ہی بے ضابطگی ہے۔

مسلمانو! کیا وکالت یُونہی ثابت ہوتی ہے، کیا اس سے دربھنگی صاحب کی محض جھوٹی وکالت کا ہوائی بولا نہ پھوٹ گیا۔ جناب تھانوی صاحب نے دبی زبان بھی اتنی ہانک نہ دی کہ میں نے وکیل تو کیا ہے کیا ایسے ہی مُنہ مناظرہ کرنے کے ہوتے ہیں۔ اللہ اللہ جناب تھانوی صاحب کی یہ گریز' یہ فرار' یہ ہول' یہ خوف' یہ صوت اور اس پر اذناب کی یہ حالتیں' اور پھر مناظرہ کا نام بدنام' ارے نامردی تو خدا نے دی ہے۔ مار مار تو کئے جاؤ ازلی ذلت نصیبو انھیں حالتوں پر علمائے اسلام کو لکھتے ہو کہ خدا نے جو ذلت اور رسوائی آخری عمر میں آپ کی گردن کا طوق بنادیا ہے کیا ان ناپاک چالوں اور بے شرمی کے حیلوں سے ٹال سکتے ہیں۔ ضربت علیھم الذلّۃ والمسکنۃ (ان پر مقرر کر دی گئی خواری اور ناداری۔ ت) کے مصداق ہو کر عزت کی طلب فضول اور عبث ہے۔

ارے منافقو! تمہارے اگلے تو اس سے بھی بڑھ کر کہہ گئے تھے کہ،

لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعزّ منھا الاذل[1]۔

اگر ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اُسے جو نہایت ذلت والا ہے (ت)

اس پر قرآن عظیم نے کیا جواب دیا:

وللہ العزّۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنٰفقین لا یعلمون[2]۔

عزت تو اللہ و رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافقین کو خبر نہیں۔

---

[1] القرآن الکریم ۶۳/۸

[2] القرآن الکریم ۶۳/۸

وہ ملاعنہ ہمیشہ الٰہی عزت کو ذلت ہی تعبیر کرتے یا اندھے ابلیس کی اندھی نسلوں کو عزت کی ذلت نہیں سوجھتی، اسی پر تو قرآن عظیم نے فرمایا،

قاتلھم اللہ انّٰی یؤفکون[1] خدا انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔

یہی ترکہ اگر آپ نے پایا کیا جائے شکایت ہے۔ واقعی جن کو اللہ عزوجل اوندھا کرے انکی اوندھی مت میں اس سے بڑھ کر ناپاک چال اور بے شرمی کا حیلہ کیا ہے کہ زید سے پوچھا جائے عمرو جو اپنے آپ کو تیرا وکیل بتاتا ہے کیا تو نے اسے وکیل کیا ہے اور کمال پاک چال اور بڑی شرمیلی حیلہ گری کیا ہے یہ کہ ۳۵ سال خر میں کھا کر بعض دنیاوی رئیسوں کے دباؤ سے جب دم پر بنے تو ایک بے معنی خود وکیل بنے۔ جب فرضی موکل صاحب سے تصدیق طلب ہو کر کیا آپ نے اسے وکیل کیا تو پھر یا مظہر العجائب جواب مع مجیب غائب، بس اور تو کیا کہوں اور اس سے بہتر کچھ بھی کیا سکوں جو قرآن عظیم فرما چکا کہ،

قاتلھم اللہ انّٰی یؤفکون[2] خدا انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں (ت)

خیر، یہ تو مناظرۂ دہلی کا خاتمہ تھا جو تھانوی صاحب کی کمال دہشت خواری بے تکان فراری یا دربھنگی بولوں میں اُن کی آخری عمر کی سخت ذلت وخواری پر ہوا۔ اور ہونا ہی چاہئے تھا کہ قرآن پاک فرما چکا تھا:

ان اللہ لایھدی القوم الفٰسقین[3] بیشک اللہ تعالٰی فاسقوں کو راہ نہیں دیتا (ت)

اور صاف ارشاد کر دیا تھا:

قاتلھم اللہ انّٰی یؤفکون[4] خدا انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں (ت)

یہاں کہنا یہ ہے کہ رسالہ ملعونہ خبیثہ مذکورہ کے کوتک آپ ملاحظہ فرما چکے اور حاشا وہ اس کے چہارم کو تک بھی نہیں۔ خیال تھا کہ دیوبندی مدرسہ سے اگرچہ اس کی اشاعت کا اعلان ہے، مگر کوئی دیوبندی مُلانا ایسی ناپاک ملعونہ کو اپنی کتنے کچھ تو لے جائے گا۔ لیکن یہ خیال غلط نکلا۔ اب یہی دربھنگی صاحب، نہیں نہیں بلکہ کچھ دنوں کے لئے ان کے منہ یہی تھانوی صاحب، ہاں ہاں یہی سارے کے سارے دیوبندیوں کے مشکلکشا، مناظر، بیرسٹر، پلیڈر، حاوی جملہ اصول ونظائر اپنے اُسی خواری نامہ ۳۰ ربیع الآخر میں فرماتے ہیں، تحریر میں بھی اب آپ کی حقیقت دیکھنی ہے۔ سیف النقی اور

---

[1] القرآن الکریم ۹/ ۳۰
[2] القرآن الکریم ۹/ ۳۰
[3] القرآن الکریم ۶۳/ ۶
[4] القرآن الکریم ۹/ ۳۰

دین کا ڈنکا تو طبع ہو چکا ہے ملاحظہ سے گزرا ہوگا الشہاب الثاقب اور رجوم بھی طبع ہونے والا ہے وہ دیکھیے کس فخر کے ساتھ اس ملعونہ کا نام لیا ہے۔ اللہ اللہ مسلمانوں نہ صرف مسلمانوں، دنیا بھر کے عاقلوں سے پوچھ دیکھو کبھی کسی بے حیا سے بےحیا ناپاک گھناؤنی سے گھناؤنی، بیباک سے بیباک، پاجی، کمینی، گندی قوم نے اپنے خصم کے مقابل بے دھڑک ایسی حرکات کیں۔ آنکھیں میچ کر گندا منہ پھاڑ کر ان پر فخر کئے۔ انھیں سر بازار شائع کیا اور ان پر افتخار ہی نہیں، بلکہ سُنتے ہیں کہ ان میں کوئی نئی نویلی، حیادار، شرمیلی، بانکی، ٹھیلی، میٹھی، رسیلی، اچپل البیلی، چنچل انیلی، اجودھیا باشی آنکھ یہ تان لیتی اُٹھی ہے ؎

ناچنے ہی کو جو نکلے تو کہاں کی گھونگھٹ

اس فاحشہ آنکھ نے کوئی نیا غمزہ تراشا اور اس کا نام شہاب ثاقب رکھا ہے کہ خود اسی کے شیطان بھیجائی پر شہاب ثاقب ہے اس میں وہ حیا بریدہ گیسو بریدہ افتخار سے استناد، استناد سے اعتماد تک بڑھی ہے کہیں تو اسی ملعونہ بظلم مسمات سیف النقی کا آنچل پکڑ کے سند لائی اور اس کا بھی سہارا چھوڑ خود اپنی طرف سے وہی بے سُری گائی وہ تازہ غمزہ یاروں تک پہنچا تو ان شاء اللہ العزیز اس کی جُدا خبر لی جائیگی۔

مسلمانو! بلکہ ہر مذہب کے عاقلو! کیا ایسوں سے کسی مخاطبہ کا محل رہ گیا کیا اُن کا عجز لاکھ آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوگیا۔ بدنصیبوں میں کچھ بھی سکت ہوتی تو ایسی ناپاک حرکت جس کی نظیر آریوں، پادریوں، ہندوؤں، بُت پرستوں کسی میں نہ ملے ہرگز اختیار نہ کی جاتی۔

ارے دم ہے کسی تھانوی، دربھنگی، سرہنگی، سربھنگی، انبٹھی، دیوبندی، نانوتوی، گنگوہی، امرتسری، دہلوی، جنگلی کوہی میں کہ اُن من گھڑت کتابوں، اُن کے صفحوں، اُن کی عبارتوں کا ثبوت دے اور نہ دے سکے تو کسی علمی بحث یا انسانی بات میں کسی عاقل کے لگنے کے قابل اپنا مُنہ بنا سکے ؎

اسی کو تکتے یہ لپکا کہ کوئی منہ لگے تیرے
جو تجھ سے بڑھ کے گندا ہو وہ پاجی منہ لگے تیرے

بھلا یہ تو اصغر حسین جی دیوبندی و مرتضی حسن جی دربھنگی و حسین احمد جی اجودھیا باشی کے تانگے تھے خود پرانے جہان دیدہ گرم و سرد چشیدہ عالیجناب تھانوی صاحب کا چرخہ ملاحظہ ہو۔

ارے بے دم ہے کسی وہابی بے دم میں

اسی ذی القعدہ ۱۳۲۸ھ کی ۲۰ تاریخ کو اعلٰیحضرت مجدد دین وملت نے "تھانوی صاحب کا چرخہ" کے نام ایک مفاوضہ عالیہ مسمّٰی بنام تاریخی ابحاث اخیرہ (۱۳۲۸ھ) اعضا فرمایا جس کے تذکارات نمبر ۹ میں ارشاد ہوا، "یہ مانا کہ جب جواب بن ہی نہ پڑے تو کیا کیجئے کس گھر سے دیجئے مگر والاجنابا! ایسی صورتوں

میں انصاف یہ تھا کہ اپنے اتباع کا منہ بند کرتے معاملۂ دین میں ایسی ناگفتنی حرکات پر انھیں لجاتے شرماتے۔ اگر جناب کی طرف سے ترغیب نہ تھی تو کم از کم آپ کے سکوت نے انھیں شہ دی یہاں تک کہ انھوں نے سیف النقی جیسی تحریر شائع کی جس کی نظیر آج تک کسی آریہ یا پادری سے بھی بن نہ پڑی۔"

پھر استفسارات میں فرمایا:

"(۷) آخر آپ بھی اللہ واحد قہار جل وعلا کا نام تو لیتے ہیں اُسی واحد قہار جبار کی شہادت سے بتائیے کہ یہ حرکات جو آپ کے یہاں کے علمائے مناظرین کر رہے ہیں صاف صریح اُن کے عجز کامل اور نہایت گندے حملۂ بزدل کی دلیل روشن ہیں یا نہیں۔

(۸) جو حضرات ایسی حرکات اور اتنی بے تکلفی اختیار کریں، چھپوائیں، بیچیں، بانٹیں، شائع و آشکار کریں، پیش کریں، حوالہ دیں، افتخار کریں، امورِ مذکورہ کو روا رکھیں، ترکِ انسداد و انکار کریں کسی غافل کے نزدیک لائقِ خطاب ٹھہر سکتے ہیں یا صاف ظاہر ہو گیا کہ مناظرہ آخر ہو گیا۔

(۹) اُسی واحد قہار جل جلالہ کی شہادت سے یہ بھی بتا دیجئے کہ وہ رسالہ ملعونہ جو خاص جناب کے مدرسہ دیوبند سے اشاعت ہو رہا ہے اس اشاعت کی آپ کو اطلاع تو ظاہر مگر اس میں آپ کے مشورے آپ کی شرکت ہے یا نہیں؟ نہیں تو آپ کی رضا و رغبت ہے یا نہیں، نہیں تو آپ کو سکوت اور اس سکوت کا محصل اجازت ہے یا نہیں" الخ۔

تھانوی صاحب حسبِ عادت خاموش و خود فراموش غرض بات وہی ہے کہ ایک حمام میں سب ننگے ؎

بیحیا باش آنچہ خواہی کن

(بے حیا ہو جا پھر جو چاہے کر۔ ت)

خیر ایسوں کے منہ کہاں تک لگیں اصل بات جس پر اس تمہید کا آغاز تھا عرض کریں کہ اللہ عزوجل جن قلوب کو ہدایت فرماتا ہے اُن کا قدم ثبات جادۂ حق سے لغزش نہیں کرتا اگر ذریتِ شیطان وسوسے ڈالے تو اس پر اعتماد نہیں کرتے پھر جب امرِ حق جھلک دکھاتا ہے معاً ہوشیار ہو جاتے اور اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اس کی تصدیق والا حضرت بالا درجت معلےٰ برکت حضرت سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ حسینی زیدی واسطی مارہری دامت برکاتہم کا واقعہ نفیسہ ہے حضرت والا اجلّہ سادات عظام و صاحبزادگان سرکار مارہرہ مطہرہ و تلامذۂ اعلٰحضرت تاج الفحول محب الرسول مولٰنا مولوی حافظ حاجی شاہ محمد عبدالقادر صاحب قادری عثمانی بدایونی قدس سرہ الشریف سے ہیں لکھنؤ اپنے بعض اعزہ کے

معالجہ کو تشریف لائے تھے۔ شیاطین عذاب خوارِ دیوبندیہ کی غرا ہیں تو ہندوستان میں برساتی حشرات الارض کی طرح پھیلی ہیں حضرت جھوائی ٹولہ میں فروکش تھے دروازہ کے قریب ایک شب کچھ دیوبندی غراؤں کا آپس میں یہ ذکر کرتے سنا کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم غیب کے قائل ہوگئے ہیں اور یہ عقیدہ کفر کا ہے اور حسبِ عادت افترا و تہمت بک رہے تھے حضرت کو بہت ناگوار گزرا، مگر اللہ اکبر اُدھر ربِ عزوجل کا ارشاد کہ:

ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا[1] جب کوئی فاسق تمہارے پاس کچھ خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کرلو۔

ادھر حضرت میں دینِ متین کی حرارت، صبح ہی اعلٰحضرت مجدد المائۃ الحاضرہ کے نام والا نامہ تحریر فرمایا جس کے ہاشمی تیور یہاں تک تھے کہ "ہر نوع مجکو اپنی تسکین کی ضرورت ہے اگر آپ سے ممکن ہو تو فرما دیجئے۔" حتی کہ ارشاد فرمایا تھا، "اگر اس میرے عریضہ کا جواب شافی آپ نہ دینگے تو یہ عقیدہ علم غیب کا مجکو اپنا تبدیل کرنا پڑے گا۔"

اعلٰحضرت مجددِ دین وملت نے فورًا یہ خط جو اس وقت بنام **خالص الاعتقاد** آپ کے پیشِ نظر ہے حضرتِ والا کو رجسٹری بھیجا اور اس کے ساتھ انباء المصطفٰی و حسام الحرمین و تمہید ایمان و بطش غیب و ظفر الدین الطیب وغیرہا بھی ارسال کئے۔ الحمدللہ کہ اُسی آیۂ کریمہ کا ظہور ہوا کہ تذکروا فاذاھم مبصرون[2] تقوٰی والوں پر شیطان کچھ وسوسہ ڈالے تو وہ معًا ہوشیار ہوجاتے اور ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اس خط و رسائل کو تمام و کمال تین ہفتہ میں ملاحظہ فرماکر حضرت والا نے یہ دو[ع] گرامی نامے اعلٰحضرت کو ارسال فرمائے:

نامۂ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و بہ نستعین و نصلی و نسلم علٰی نبیہ الکریم

حضرت مولٰنا و بالفضل اولٰنا دام ظلھم و برکاتھم وعمرہم۔

از احقر سید حسین حیدر بعد تسلیم نیاز عرض خدمت عالی اینکہ نوازش نامہ عالی عزصدار لایا

ع: اب تک ان صاحبوں نے بھی کروٹ نہ لی وہ تو سب کو ایک ہی مرض الموت لاحق ہے ۱۲۔

---

[1] القرآن الکریم ۴۹/ ۶ [2] القرآن الکریم ۷/ ۲۰۱

معزز فرمایا او تعالیٰ ذاتِ والا کو بایں تجدید و تاسیس دین متین سلامت رکھے اس صدی کے مجدد اللہ تعالےٰ نے ہمارے سب کے واسطے ذات عالی کو بھیجا ہے رسائل عنایت فرمودہ جناب میں نے حرف بحرف پڑھے اور تمام دن انھیں کے مطالعہ میں گزرتا ہے اگرچہ اس مسئلہ میں جو کچھ میں نے وقتاً فوقتاً آپ کی زبان سے سنا تھا اسی جبلِ متین کو مضبوط پکڑے ہوئے تھا اب اس تقریر والا نے تو میرے اس عقیدہ کو ایسا فولاد کردیا ہے کہ جس کا بیان نہیں فتویٰ انباء المصطفےٰ نے بوجہ اپنی طبع کے مجھ کو کوئی فائدہ نہیں دیا اور نہ اس تحریر کے بعد مجھ کو حاجت رہی، نسخہ " تمہیدِ ایمان " کو دیکھ کر میں اپنی مسرت کا حال کیا عرض کروں علمائے حرمین شریفین نے جو کچھ تحریر فرمایا وہ مشتے نمونہ خروار ہے اور میرا یہی عقیدہ ہے اخوت اسلامی و رشتۂ خاندانی سے قطع نظر کرکے ابتدائے میرا یہی عقیدہ ہے کہ اب ہندوستان و عرب میں آپ کا مثل نہیں ہے اور یہ امر بلا مبالغہ میرے دل میں راسخ ہوگیا ہے وہ لوگ جن سے اس بات میں مجھ سے گفتگو ہوئی تھی ابھی تک مجھ کو نہیں ملے ہیں اب وہ ملیں تو رسالہ حرمین طیبین دکھاؤں اور جواب لوں میں نے دیوان نعت برادرم حسن رضا خان صاحب مرحوم کو لکھا مرحوم مجھ سے وعدہ فرماگئے تھے کہ بعد طبع تجھ کو ضرور بھیجوں گا اللہ تعالیٰ ان کو اپنی آغوشِ رحمت میں رکھے۔ مورخہ ۱۰ ربیع الثانی یوم دوشنبہ رسائل مطبوعہ جدید مجھ کو ضرور مع دیوان بھیج دیں آج کل انھیں سے دل بہلتا ہے مکرر وہی مطالعہ میں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو زندہ و سلامت رکھے، زیادہ نیاز۔

فقط، احقر سید حسین حیدر از لکھنؤ جھوائی ٹولہ، مکان حکیم حسن رضا مرحوم۔

اس مدت میں رسائل کین کش پنجہ پیچ و بارش سنگی و پیکان جانگداز بھی بفضلہ تعالےٰ تیار ہوگئے کہ حسب الحکم مع دیوان نعت شریف مصنف حضرت مولنا مولوی حاجی حسن رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ روانہ خدمتِ حضرتِ والا کئے گئے اُدھر اس مدت میں حضرتِ والا کو وہ مخالفین بھی مل گئے جن کو یہ الٰہی تلواریں دکھاکر حضرت نے پسپا کیا اور یہ دوسرا نامہ نامی احضا فرمایا۔

نامۂ دوم

حضرت مولٰنا و بالفضل والمجد اولٰنا مدظلہم و برکاتہم علیٰ سائر المسلمین۔ بعد تسلیم نیاز آنکہ پولندہ دیوان نعت شریف مع رسائل علیہ حضور پہنچے اللہ آپ کو زندہ رکھے جن لوگوں سے میری گفتگو ہوئی تھی وہ انھیں مرتضیٰ حسن دربھنگی کے اتباع میں ہیں، بارش سنگی و اشتہارات میں نے سب سنائے

ع مراد آباد کی طبع دوم کا بہت ناقص چھپا تھا کہ پڑھنے میں دقت تھی ۱۲

اس پر بڑا تعجب ظاہر کیا، میں نے کہا کہ مولٰنا صاحب نے مناظرہ سے انکار نہ فرمایا، بلکہ ان شرائط پر مباحثہ و مناظرہ تمام طائفہ سے فرمایا، اشتہارات وغیرہ دیکھ کر کہا کہ یہ اُن تک پہنچے نہیں ورنہ وہ ایسے نہ تھے کہ رسالہ کا جواب فوری نہ دیتے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ تو پرانا منجھا ہوا پیچ ہے کہ ڈاک لُٹ گئی۔ اُس پر کہا کہ اب ہم تحریر کرتے ہیں رسائل کا نام وغیرہ جو جواب آئے گا آپ کو مطلع کرینگے، پھر کہا کہ مولوی صاحب کو لازم نہ تھا کہ علمائے دین کی تکفیر کرتے قلم ان کا بہت تیز ہے۔ میں نے کہا کہ یہ قوم اعداء اللہ پر جہاد کے لئے پیدا ہوئی ہے، اب تلوار نہیں رہی تو خدائے تعالٰے نے وہی کاٹ چھانٹ ان کے قلم کو عطا فرما دی ہے اثنائے ذکر میں یہ بھی کہا کہ مولوی رشید احمد صاحب کے ایک شاگرد کے مقابلہ میں مولوی صاحب کا سارا رعب دشمن ہوگیا اگر وہاں سے چلے نہ آتے تو بڑی مشکل پڑتی۔ میں نے کہا یہ ہی ایک فقرہ آپ نے سچ فرمایا ہے آپ کے مضمون کی شہادت جو علمائے حرمین نے دی ہے وہ میرے پاس ہے اسے دیکھ لیجئے کیسا کیسا بڑا لکھا مگر اس طرح کا کوئی فقرہ آپ نکال لائیں تو میں مانوں، عبارات میں نے پڑھنا شروع کیں اور اُن حیاداروں کا رنگ متغیر ہونا شروع ہوا میں لاحول پڑھ کر اٹھ کھڑا ہوا فقط ۲۹-۴-۱۔

مسلمانو! حضرات کی عیاریاں مکاریاں حیاداریاں ملاحظہ کیں حضرت والا سید صاحب قبلہ دامت برکاتہم کی طرح جس بندہ کو خدا عقل و ایمان و انصاف دے گا وہ ان مکاروں ابلیس شعاروں پر لاحول ہی پڑھ کر اُٹھے گا۔ اب بعونہٖ تعالٰے خالص الاعتقاد مطالعہ کیجئے اور اپنے ایمان و یقین و محبتِ و غلامیِ حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو تازگی دیجئے والحمد للہ رب العٰلمین و افضل الصلوٰۃ و اکمل السلام علٰی سید نا و مولٰنا و اٰلہ وصحبہ و ابنہ وحزبہ اجمعین اٰمین۔

سید عبد الرحمٰن غفرلہ

ع اب تک ان صاحبوں نے بھی کروٹ نہ لی تو وہ سب کو ایک ہی مرض الموت لاحق ہے ۱۲۔